

## 26075 - اپنے معاملات میں آزادی کی دلیل دے کر شراب نوشی کرنا

### سوال

میں نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں میرے دیورنے میرے خاوند کوئی بار اپنے اور دوستوں کے ساتھ جا کر شراب نوشی کرنے کا کہا ، میں نے پہلی بار تو اس پر اعتراض نہ کیا تا کہ وہ مجھ پر غصہ نہ کرے ، اور جب میں نے اسے ایک دن یہ پوچھا کہ آپ وہسکی اور بیئر کیوں پیتے ہیں ؟ تو اس کا جواب کچھ اس طرح تھا :

- 1 - میں گھر کا مالک ہوں جب چاہوں شراب نوشی کروں -
  - 2 - میں اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہہ سکتا -
  - 3 - میں کام کاج کے لیے اس کے ساتھ رات بھر جاگنا چاہتا ہوں ( اس لیے کہ ان کا گروپ کام کی جگہ پر اونچا منصب رکھتا ہے ) -
  - 4 - جب میں شراب نوشی کے بعد اپنے آپ پر کنٹرول کر سکتا ہوں اور کوئی غلطی نہیں کرتا تو میرے لیے شراب نوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں -
- میرے خیال میں بھی یہ نہیں تھا کہ ایک مسلمان شخص اس طرح کا جواب دے گا ، آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے اپنی رائے سے نوازیں آپ کا شکریہ -

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر اور تعریف ہے جس نے آپ کو اسلام قبول کرنے کو توفیق سے نوازا ، ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو اس دین پر ثابت قدم رکھے اور آپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کرے ، آمین یا رب العالمین -

اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب حرام ہے اور شراب نوشی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{ اے ایمان والو ! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان و آستانے اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندگی اور شیطانی عمل ہیں ، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب رہو -

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت و دشمنی اور بغض ڈال دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے تم کو غافل رکھے ، تو کیا اب تم رکنے اور باز آنے والے ہو { المائدة ( 90 – 91 ) -

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت کی ہے ، شراب کشید کرنے والے پر ، اور کشید کروانے والے پر ، شراب نوش پر ، اس کو لے جانے والے پر ، جس کی طرف لائی جائے ، پلانے والے پر ، بیچنے والے پر ، اس کی قیمت کھانے والے پر ، خریدار پر ، اور جس کے لیے خریدی جائے - سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1259 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3381 ) - اور اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی ( 1041 ) میں صحیح کہا ہے -

آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کی کلام کرنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جوابات کسی مسلمان کے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے حرام جانے ، اور نہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مقابلہ میں اپنے بھائی کی اطاعت کو مقدم کرے -

اور نہ ہی اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر اپنے بھائی کو راضی کرے ، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملات صحیح رکھے اور اس کی اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بھائی سے کافی ہوگا ، اور اگر اس نے اپنے بھائی کی رضا کو مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بھائی کے سپرد کر دے گا -

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اسے کافی ہے ، اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے ) صحیح ابن حبان ( 1 / 115 ) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو سلسلۃ احادیث صحیحہ ( 2311 ) میں صحیح قرار دیا ہے -

اور وہ صرف اپنے بھائی کو ہی نہیں بلکہ ہر شخص کو کسی حرام کام کے جواب میں کہا سکتا ہے کہ میں نہیں کر سکتا -

اور رات کو کام کاج کرنے کے لیے جاگنا کوئی ایسا عمل نہیں جس سے شراب نوشی حلال ہو جائے ، اور اس کا یہ کہنا کہ وہ غلط کام بھی نہیں کرتا بہت ہی عجیب و غریب بات ہے تو وہ اپنے شراب نوشی کے فعل کو کیا کہے گا ؟

اور کیا اس سے یہ توقع کیا جاسکتی ہے کہ وہ اور اور اسکا بھائی اور دوست و احباب رات کو صرف شراب نوشی پر ہی

جاگتے ہوں گے ؟

ان جیسے لوگوں کی یہ عادت معروف ہے کہ ان کے ساتھ عورتیں ہوتی ہیں اور وہ موسیقی اور گانے سنتے اور نماز ترک کرتے ہیں اور یہ سب کام کبیرہ گناہ ہیں ۔

آپ پر ضروری اور واجب ہے کہ آپ اسے وعظ و نصیحت کرتی رہیں اور اس سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں اور آپ کوئی ایسا شخص تلاش کریں جو اسے نصیحت کرے اور اس کی نصیحت اس پر اثر انداز ہو ۔

اور آپ اس کی ہدایت کے لیے کثرت سے دعا کیا کریں ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت سے نوازے اور وہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی محبت و رضا کا باعث ہوں ۔

واللہ اعلم .